Пролетарии всех стран, соединяйтесь!

БУРЯТ-МОНГОЛУН

УНЭН.

Орган Буробкома ВКП (б,) ЦИК'а Бурреспублики и Бурпрофсовета

Газета выходит 2 раза в неделю

Адрес редакции: г. Верхнеудинск Объединенное Газетное Издательство.

№ 88 (375)

ГОД ИЗДАНИЯ VI.

Пятница 13 декабря 1929 г.

...

...

...

...

...

...

...

...

...

...

...

...

...

...

...

...

...

...

...

جب ہاتھی نے مالک کو پہچان لیا اور قصبے والوں نے ہمیشہ کے لئے ظلم سے توبہ کر لی

« قصہ » ۔ صفحہ 2

۱۴ برس کی جدائی کے بعد ریوڑ کا سردار اپنے مالک کو دیکھتے ہی زمین پر گر پڑا

چندن گڑھ، ۹ مارچ (نامہ نگار خصوصی) — ضلع چندن گڑھ کے قصبہ کھجوری میں منگل کی صبح ایک ایسا منظر دیکھا گیا جسے دیکھنے والے برسوں یاد رکھیں گے۔ ۱۴ برس قبل لاپتہ ہونے والا ایک ہاتھی اپنے مالک کو دیکھتے ہی زمین پر گر پڑا اور کچھ ہی لمحوں میں اپنی جان دے بیٹھا۔ مقامی لوگوں کے مطابق ہاتھی کا نام «راجو» تھا اور وہ کھجوری کے ریوڑ کا سردار تھا۔ ریوڑ کے باقی ہاتھی اس کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے اور کسی کو معلوم نہیں کہ راجو اتنے برس بعد اپنا راستہ کیسے تلاش کر گیا۔

ریوڑ کے مالک حاجی نور محمد کھوسو کا کہنا ہے کہ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ کھجوری کے بازار میں کھڑے تھے جب انہوں نے دور سے ایک بڑا ہاتھی دیکھا جس کے ماتھے پر مخصوص نشان تھا۔ انہوں نے کہا: «میں نے اس کے کان کی کٹی ہوئی لکیر دیکھی تو پہچان گیا کہ یہ میرا راجو ہے۔ میں نے اسے آواز دی تو وہ میری طرف مڑا اور پھر زمین پر گر پڑا۔ ڈاکٹر آئے تو معلوم ہوا کہ دل بند ہو چکا تھا۔»

ہاتھی کے ریوڑ کے باقی ہاتھی بھی اس منظر کو دیکھ کر بے چین ہو گئے اور کئی گھنٹے تک قصبے کے قریب ہی رکے رہے۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ ریوڑ کے ایک ہاتھی نے اپنی سونڈ سے راجو کے جسم کو چھوا اور پھر خود بھی زمین پر بیٹھ گیا۔ ریوڑ کے مالک کے مطابق راجو کی عمر تقریباً 26 برس تھی اور وہ ریوڑ کا سب سے بڑا ہاتھی تھا۔ ریوڑ کے باقی ہاتھی اب تک کھجوری کے قریب ہی موجود ہیں اور مقامی لوگ ان کے لئے چارہ اور پانی لا رہے ہیں تاکہ وہ اپنے ساتھی کے پاس رہ سکیں۔

ضلع کے ڈپٹی کمشنر عارف نواز کھرل نے اس واقعے پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ محکمہ جنگلی حیات اس ریوڑ کی نقل و حرکت کی باقاعدہ نگرانی کرے گا تاکہ آئندہ کسی حادثے سے بچا جا سکے۔ انہوں نے کہا: «یہ جانور صرف جانور نہیں، یہ ایک پورے علاقے کی یادداشت ہیں۔ ان کے راستے کو محفوظ بنانا ہمارا فرض ہے۔» محکمہ جنگلی حیات کے مطابق ریوڑ کے راستے میں آنے والی رکاوٹیں ہٹانے کے لئے ایک ٹاسک فورس بھی بنائی جا رہی ہے جو آئندہ ماہ اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

ریوڑ کے سردار کی یاد میں قصبے کے لوگوں کا اجتماع

قصبہ کھجوری کے لوگوں نے منگل کی شام ریوڑ کے سردار ہاتھی کی یاد میں ایک اجتماع کیا جس میں سو کے قریب لوگ شریک ہوئے۔ اجتماع میں ہاتھی کی تصویر پر پھول نچھاور کئے گئے اور بچوں نے اس کی یاد میں نظمیں پڑھیں۔ قصبے کے بزرگ رحمت اللہ کمبوہ نے کہا کہ ان کے والد نے بھی اسی ہاتھی کو اپنے بچپن میں دیکھا تھا اور وہ ہمیشہ اسے خاندان کا ایک فرد کہتے تھے۔ اجتماع کے بعد طے پایا کہ ہر سال اس دن کو یاد رکھا جائے گا اور قریب ہی ایک چھوٹا سا یادگاری چبوترہ بنایا جائے گا جس پر راجو کی تصویر اور اس کی کہانی لکھی جائے گی۔

ریوڑ کے باقی ہاتھی کئی دن تک قصبے کے قریب رکے رہے

ریوڑ کے باقی ہاتھی راجو کی موت کے بعد کئی دن تک قصبے کے قریب ہی رکے رہے۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ ریوڑ کے ایک ہاتھی نے راجو کے جسم کو اپنی سونڈ سے چھوا اور پھر خود بھی زمین پر بیٹھ گیا۔ محکمہ جنگلی حیات کے اہلکار ریوڑ کی نگرانی کر رہے ہیں تاکہ وہ کسی حادثے سے بچا رہے۔ ریوڑ کے مالک کے مطابق راجو کی عمر تقریباً 26 برس تھی اور وہ ریوڑ کا سب سے بڑا ہاتھی تھا۔ ریوڑ کے باقی ہاتھی اب تک کھجوری کے قریب ہی موجود ہیں اور مقامی لوگ ان کے لئے چارہ اور پانی لا رہے ہیں تاکہ وہ اپنے ساتھی کے پاس رہ سکیں۔

ضلع کے ڈپٹی کمشنر عارف نواز کھرل نے اس واقعے پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ محکمہ جنگلی حیات اس ریوڑ کی نقل و حرکت کی باقاعدہ نگرانی کرے گا تاکہ آئندہ کسی حادثے سے بچا جا سکے۔ انہوں نے کہا: «یہ جانور صرف جانور نہیں، یہ ایک پورے علاقے کی یادداشت ہیں۔ ان کے راستے کو محفوظ بنانا ہمارا فرض ہے۔» محکمہ جنگلی حیات کے مطابق ریوڑ کے راستے میں آنے والی رکاوٹیں ہٹانے کے لئے ایک ٹاسک فورس بھی بنائی جا رہی ہے جو آئندہ ماہ اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ ضلع کے دیگر علاقوں سے بھی لوگ اس واقعے کی خبر سن کر کھجوری پہنچے اور ریوڑ کے باقی ہاتھیوں کو دیکھا۔ کئی بچوں نے پہلی بار ہاتھی دیکھا اور اس کے بڑے جسم اور نرم آنکھوں پر حیرت کا اظہار کیا۔ ایک بچی نے کہا کہ وہ اس ہاتھی کو ٹی وی پر دیکھے گی اور اپنے ابو کو بتائے گی کہ اس کے گھر کے قریب ہاتھی آیا تھا۔

ریوڑ کے باقی ہاتھی کئی دن تک قصبے کے قریب رکے رہے

ریوڑ کے باقی ہاتھی راجو کی موت کے بعد کئی دن تک قصبے کے قریب ہی رکے رہے۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ ریوڑ کے ایک ہاتھی نے راجو کے جسم کو اپنی سونڈ سے چھوا اور پھر خود بھی زمین پر بیٹھ گیا۔ محکمہ جنگلی حیات کے اہلکار ریوڑ کی نگرانی کر رہے ہیں تاکہ وہ کسی حادثے سے بچا رہے۔ ریوڑ کے مالک کے مطابق راجو کی عمر تقریباً 26 برس تھی اور وہ ریوڑ کا سب سے بڑا ہاتھی تھا۔ ریوڑ کے باقی ہاتھی اب تک کھجوری کے قریب ہی موجود ہیں اور مقامی لوگ ان کے لئے چارہ اور پانی لا رہے ہیں تاکہ وہ اپنے ساتھی کے پاس رہ سکیں۔

ضلع کے ڈپٹی کمشنر عارف نواز کھرل نے اس واقعے پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ محکمہ جنگلی حیات اس ریوڑ کی نقل و حرکت کی باقاعدہ نگرانی کرے گا تاکہ آئندہ کسی حادثے سے بچا جا سکے۔ انہوں نے کہا: «یہ جانور صرف جانور نہیں، یہ ایک پورے علاقے کی یادداشت ہیں۔ ان کے راستے کو محفوظ بنانا ہمارا فرض ہے۔» محکمہ جنگلی حیات کے مطابق ریوڑ کے راستے میں آنے والی رکاوٹیں ہٹانے کے لئے ایک ٹاسک فورس بھی بنائی جا رہی ہے جو آئندہ ماہ اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ ضلع کے دیگر علاقوں سے بھی لوگ اس واقعے کی خبر سن کر کھجوری پہنچے اور ریوڑ کے باقی ہاتھیوں کو دیکھا۔ کئی بچوں نے پہلی بار ہاتھی دیکھا اور اس کے بڑے جسم اور نرم آنکھوں پر حیرت کا اظہار کیا۔ ایک بچی نے کہا کہ وہ اس ہاتھی کو ٹی وی پر دیکھے گی اور اپنے ابو کو بتائے گی کہ اس کے گھر کے قریب ہاتھی آیا تھا۔

ریوڑ کے باقی ہاتھی کئی دن تک قصبے کے قریب رکے رہے

ریوڑ کے باقی ہاتھی راجو کی موت کے بعد کئی دن تک قصبے کے قریب ہی رکے رہے۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ ریوڑ کے ایک ہاتھی نے راجو کے جسم کو اپنی سونڈ سے چھوا اور پھر خود بھی زمین پر بیٹھ گیا۔ محکمہ جنگلی حیات کے اہلکار ریوڑ کی نگرانی کر رہے ہیں تاکہ وہ کسی حادثے سے بچا رہے۔ ریوڑ کے مالک کے مطابق راجو کی عمر تقریباً 26 برس تھی اور وہ ریوڑ کا سب سے بڑا ہاتھی تھا۔ ریوڑ کے باقی ہاتھی اب تک کھجوری کے قریب ہی موجود ہیں اور مقامی لوگ ان کے لئے چارہ اور پانی لا رہے ہیں تاکہ وہ اپنے ساتھی کے پاس رہ سکیں۔

ضلع کے ڈپٹی کمشنر عارف نواز کھرل نے اس واقعے پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ محکمہ جنگلی حیات اس ریوڑ کی نقل و حرکت کی باقاعدہ نگرانی کرے گا تاکہ آئندہ کسی حادثے سے بچا جا سکے۔ انہوں نے کہا: «یہ جانور صرف جانور نہیں، یہ ایک پورے علاقے کی یادداشت ہیں۔ ان کے راستے کو محفوظ بنانا ہمارا فرض ہے۔» محکمہ جنگلی حیات کے مطابق ریوڑ کے راستے میں آنے والی رکاوٹیں ہٹانے کے لئے ایک ٹاسک فورس بھی بنائی جا رہی ہے جو آئندہ ماہ اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ ضلع کے دیگر علاقوں سے بھی لوگ اس واقعے کی خبر سن کر کھجوری پہنچے اور ریوڑ کے باقی ہاتھیوں کو دیکھا۔ کئی بچوں نے پہلی بار ہاتھی دیکھا اور اس کے بڑے جسم اور نرم آنکھوں پر حیرت کا اظہار کیا۔ ایک بچی نے کہا کہ وہ اس ہاتھی کو ٹی وی پر دیکھے گی اور اپنے ابو کو بتائے گی کہ اس کے گھر کے قریب ہاتھی آیا تھا۔

« پیدا کن بیابان خود را در بیابان خود »

ریاضت و سلوک دهقانی حکایت سلیمان و معتمد

« معتمد خلیفه »

هفتاد سال پیش در شهر نیلوفرآباد، در کنار رودخانهٔ سیمین، پیرمردی زندگی می‌کرد که همه او را «سلیمان باغبان» می‌نامیدند. او نه وزیر بود و نه قاضی، اما مردم برای هر مشکل و هر تصمیم به نزد او می‌رفتند. سلیمان تمام عمر در باغی کوچک کار کرده بود و می‌گفت که درختان به او یاد داده‌اند چگونه صبر کند و چگونه از باد نترسد.

روزی از روزها، معتمد خلیفه به آن شهر آمد. معتمد مردی بود که سخن را خوب می‌شناخت و می‌دانست چگونه با مردم سخن بگوید تا دل‌ها را به دست آورد. او به سلیمان پیغام فرستاد که می‌خواهد با او گفتگو کند. سلیمان پاسخ داد: «اگر می‌خواهی با من سخن بگویی، باید به باغ من بیایی و کنار من بنشینی، زیرا سخن راست در باغ شنیده می‌شود نه در کاخ.»

معتمد پذیرفت و به باغ رفت. هر دو زیر سایهٔ درختی نشستند و سلیمان بدون هیچ مقدمه‌ای پرسید: «تو برای چه آمده‌ای؟ آیا برای خدا آمده‌ای یا برای مردم؟» معتمد گفت: «برای هر دو.» سلیمان گفت: «پس اول برای خدا بکار، و مردم خود به سراغ تو خواهند آمد.»

سپس سلیمان ماجرای درختی را تعریف کرد که سال‌ها پیش کنار رودخانه کاشته بود و هر سال فقط یک میوه می‌داد. او آن درخت را نه با کود و نه با فریاد، بلکه با آب دادن در زمان درست و هرس کردن شاخه‌های خشک پرورش داده بود. معتمد گفت: «این درخت به من می‌آموزد که عجله کار را خراب می‌کند.» سلیمان سر تکان داد و گفت: «و نیز می‌آموزد که بی‌میوه نماند.»

روزها گذشت و معتمد هر روز به باغ می‌آمد. او دیگر سخن از مقام و قدرت نمی‌زد و فقط از زندگی، از خانواده و از ترس مردم می‌پرسید. سلیمان نیز پاسخ می‌داد و گاه داستان می‌گفت. یکی از داستان‌ها درباره پادشاهی بود که فقط با زیردستان سخن می‌گفت و از مردم عادی می‌گریخت و سرانجام تنها ماند و کسی به دیدارش نرفت.

معتمد پرسید: «آیا من آن پادشاه نیستم؟» سلیمان گفت: «اگر بخواهی باشی، باشی. اما بدان که درختی که در باغ تنها بماند، زود خشک می‌شود.» معتمد سکوت کرد و چیزی نگفت.

سال‌ها بعد، وقتی سلیمان درگذشت، معتمد در مراسم او حضور یافت و بر سر قبر او ایستاد. او دفتری را که در آن یادداشت‌هایی از گفتگوهای خود با سلیمان نوشته بود، با خود آورد و در آن نوشت: «من آمدم تا از یک باغبان بیاموزم که چگونه باید زیست.» سپس دفتر را در کنار قبر گذاشت و رفت.

« دیدار با فرمانروای حاکم ایالت دره سرخ »

گزارش ویژه از مرکز خبرنگاران شهر نیلوفرآباد

نیلوفرآباد – دیروز صبح، فرمانروای ایالت دره سرخ، سرهنگ بهروز نیک‌پی، به همراه هیئتی از مشاوران و فرماندهان ارشد، از مرکز فرماندهی منطقه‌ای بازدید کرد. هدف این بازدید بررسی وضعیت امنیتی مرزهای شرقی ایالت و دیدار با نیروهای مستقر در پادگان کوه‌سار بود. سرهنگ نیک‌پی در سخنرانی کوتاهی گفت: «مرز، تنها خط روی نقشه نیست؛ مرز جایی است که مردم احساس می‌کنند دولت مراقب آنهاست. امروز آمده‌ام تا مطمئن شوم که این احساس درست است.»

بازدید از ساعت ۸ صبح آغاز شد و تا ساعت ۱۴ ادامه داشت. هیئت همراه از پادگان کوه‌سار به روستای چشمه‌سار رفت و سپس به مرکز بهداشت شهرستان دره سرخ رفت. در هر دو مکان، فرمانروا با مردم محلی گفتگو کرد و پرسش‌هایی درباره راه‌ها، آب آشامیدنی و زمان رسیدن آمبولانس مطرح شد. گزارش‌ها نشان می‌دهد که پاسخ‌گویی به این پرسش‌ها در برخی موارد بیش از حد انتظار طول کشیده است.

سرهنگ نیک‌پی در پایان سفر گفت: «وقتی مردم می‌پرسند و پاسخ نمی‌گیرند، فکر می‌کنند فراموش شده‌اند. این فراموشی از هر دشمنی خطرناک‌تر است.» او دستور داد گزارشی کتبی درباره مشکلات مطرح‌شده ظرف ۴۵ روز به دفتر فرمانروایی ارسال شود و قول داد که نسخه‌ای از گزارش به مجلس ایالتی نیز فرستاده شود

ᠬᠥᠳᠡᠶᠢᠨ ᠳᠠᠪᠤᠷᠬᠠᠨ

ᠬᠠᠮᠤᠭ ᠳᠤᠮᠳᠠᠳᠤ ᠪᠣᠯᠤᠨ ᠬᠥᠳᠡᠶᠢᠨ ᠳᠠᠪᠤᠷᠬᠠᠨ

᠂ᠬᠠᠮᠤᠭ ᠳᠤᠮᠳᠠᠳᠤ ᠪᠣᠯᠤᠨ ᠬᠥᠳᠡᠶᠢᠨ ᠳᠠᠪᠤᠷᠬᠠᠨ᠂